خطبہ عید الاضحیٰ

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ
ضبط وترتیب: مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی

مسلم حکمران اور سنت ابراہیمیؑ کی اصل روح

مورخہ ۲۸ نومبر ۲۰۰۹ء بمطابق ۱۰ رذی الحجہ ۱۴۳۰ھ کو عید الاضحیٰ کی نماز کے موقع پر اکوڑہ خٹک کی عیدگاہ میں عظیم اجتماع سے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا خطبہ نذر قارئین ہے۔ جسے مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی مدرس دار العلوم حقانیہ نے افادہ عام کی خاطر قلم بند کیا ہے۔ (ادارہ)

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. قالو ماھذہ الاضاحی یارسول اللہ قال سنة ابیکم ابراھیم.

میرے عزیز مسلمان بھائیو! الحمدللہ آپ کے سامنے تقریریں ہوئیں اور قربانی کا فلسفہ بیان کیا گیا یہ بڑی خوشی کا دن ہے اور ہماری خوشیاں اور عید یہ دنیا کے میلوں ٹیلوں کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ یہ عبادتوں سے وابستہ ہیں۔ ہماری چھوٹی عید بھی ایک عظیم الشان عبادت ہے جس میں ہم نے نفس کے ساتھ مقابلہ کیا اور پورا مہینہ روزے رکھے۔ **ونھی النفس عن الھوی** اور جائز اور حلال خواہشوں کو دبایا یہ آپ کی بڑی کامیابی ہے تو وہی انسان بڑا پہلوان ہے جس نے اپنے نفس پر قابو رکھا اور نفس جیسے دشمن کو پچھاڑ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اب خوشیاں منانا آپ کا حق ہے اور وہ خوشی بھی عبادت کی شکل میں ہے جب عیدگاہ جاتے اور اللہ کی بارگاہ میں سربسجود ہو جاتے ہیں اور دوسری خوشی اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی عید یعنی عید الاضحیٰ کی شکل میں دے دی جس کا تعلق قربانی کے ساتھ ہے۔ اصل میں اللہ تعالیٰ جان کی قربانی چاہتا ہے کہ اے میرے بندے تو میرا اور میں نے ہی آپ کو پیدا کیا ہے۔ **ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنة** تو قربانی اور اللہ کی راہ میں جان دینے کا سب سے بڑا مظہر اتم سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ جس کو اللہ نے مختلف طریقوں پر آزمایا وہ ایک بڑے باپ کے بیٹے تھے اور اس زمانے کے تمام مذہبی امور کے سربراہ تھے وہ نمرود دور کے تمام مشرکوں کے سردار تھے اس طرح حضرت ابراہیمؑ کو ایک بڑا عہدہ اور منصب مل سکتا تھا لیکن آپ نے ان سب کو ٹھکرا دیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ تو ہماری مخالفت کر رہا ہے تو اس نے آپ کو آگ میں ڈالنے کا فیصلہ کر لیا اور یہ آپ پر اللہ کی طرف سے دوسرا امتحان تھا جب تمام مشرکین جمع ہوئے

اور آپ کو آگ میں ڈالنے لگے اس وقت تمام فرشتے اور تمام مخلوقات رو رو کر آپ کی مدد کی درخواست کر رہے تھے کہ ہم آپ کی مدد کے لئے تیار ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو فرمایا کہ آپ کو اللہ نے بھیجا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں ہم اپنی طرف سے آئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا مجھے اللہ کے سوا کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔ آپؑ نے بڑے صبر تسلیم و رضا کا مظاہرہ کیا۔ یہ دوسرا امتحان تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس میں آپ کامیاب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آگ کو ٹھنڈا ہونے کا حکم دیا۔ جب اللہ نہ چاہے تو آگ جلنے یا جلانے کا سبب نہیں ہے۔ تو وہ آگ گل وگلزار ہوگئی۔ کونی بردًا و سلمًا علی ابراھیم اور اس امتحان میں آپ کامیاب ہوگئے۔ اور پھر تیسرا سخت امتحان آیا جب حکم ہوا کہ اپنے وطن کو چھوڑ دو۔ اللہ کی راہ میں اور اللہ کے دین کی خاطر اپنا وطن چھوڑنا یہ بھی ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ ہمارے افغانستان کے مسلمانوں نے ہجرت کرکے ایک بہت بڑی قربانی دی ہے۔ ان قربانیوں کے صلے میں اللہ تعالیٰ افغانستان کو اسلام کا قلعہ بنا دے۔ گزشتہ بیس برس سے یہ کیمپوں میں رہ رہے ہیں اور تمام مشکلات کو برداشت کر رہے ہیں' یہ ترک وطن ہجرت ہے۔ ان ارضی واسعة فایای فاعبدون میری زمین بہت بڑی ہے۔

یہ بے وطن نہیں ہے' مہاجرین کو مہاجر نہیں کہنا چاہیے اور تمام عالم اسلام امت کے لئے ایک ہی وطن ہے۔ اسلام میں تمام زمین ایک وطن ہے اسلام میں مشرق ومغرب سرحدیں اور جغرافیے نہیں ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ تیسرے امتحان کے لئے بھی تیار ہوگئے اور اپنے وطن کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابراہیمؑ کا ایک بیٹا تھا حضرت اسماعیل علیہ السلام۔ اللہ نے آپ کو آزمانے اور آپ کے درجے بلند کرنے کے لئے آپ کو خواب میں حکم دیا کہ اپنے بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کر دو۔ پیغمبر کا خواب بھی وحی ہوتا ہے۔ آپ نے یہ خواب اپنے بیٹے کو سنا دیا۔ اس سے پہلے بھی آپ ایک بڑے امتحان سے گزر چکے تھے۔ جب آپ کو حکم ہوا کہ مکہ معظمہ جو بہت خشک اور ویران علاقہ تھا کہ وہاں جاؤ اور خانہ کعبہ سے تمام بتوں کو ہٹا کر دوبارہ آباد کردو۔ رب اجعل ھذا البلدامنا واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام آپ اپنی زوجہ حضرت ہاجرہ اور اپنے چھوٹے بیٹے اسماعیل کو اس خشک اور ویران جگہ پر چھوڑ کر جارہے تھے۔ حضرت ہاجرہؑ نے کہا کہ ہمیں قبول ہے۔ اللہ ہماری حفاظت فرمائے گا وہ خشک اور ویران جگہ پر پانی کی تلاش میں کبھی صفاء کی طرف جارہی تھیں اور کبھی مروا کی طرف۔ جب آپ سات مرتبہ سعی کرتے ہیں تو یہ اس سنت کی یادگار ہے۔ یہ حج قربانی رمی سعی اور طواف یہ سب حضرت ابراہیمؑ کی زندگی کی فلم ہے۔ اور اس کو اللہ نے اس امت کی شکل میں قیامت تک جاری فرمایا۔ آپ کی ہر ایک ادا ہر ایک انداز محفوظ کرنے کے قابل ہے۔ وترکنا علیه فی الاخرین. سلم علی ابراھیم آپ نے اپنے بیٹے اور بیوی کو چھوڑ دیا۔ واجعل افئدة من الناس تھوی الیھم اللہ نے فرمایا کہ میں نے قیامت تک تمام مخلوق کے قلوب کو اس طرف مائل کر دیا۔ آج ہر سال لاکھوں حجاج کرام منیٰ اور عرفات میں جاتے ہیں یہ سب حضرت ابراہیمؑ کی

پیروی اور تسلیم ورضا ہے۔ پھر ایک اور امتحان آیا کہ اپنے بیٹے کو قربانی کردو اس سعادتمند بیٹے نے آپ سے فرمایا جلدی کریں یہ اللہ کا حکم ہے۔ ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین فرمایا کہ آپ فکر نہ کریں یہ اللہ کا حکم ہے۔ وہ بھی ایک بیٹے تھے۔ اور آج باپ اپنے بچوں کی بڑی محبت اور شفقت سے اسکی پرورش کرتے ہیں اور پھر یہی بچے بڑے ہوکر باپ سے گستاخی کرتے ہیں۔ اسلام کا مطلب تسلیم کرنا ہے پس دونوں باپ بیٹے نے اللہ کے حکم کو تسلیم کرلیا۔ فلما اسلما وتلہ للجبین ہ حضرات ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کیلئے زمین پر لٹادیا۔ اتنے میں حضرت جبرائیلؑ نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کردیا کہ اللہ بہت بڑا ہے اسکی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ حضرت ابراہیم سمجھ گئے کہ اللہ کی طرف سے بشارت آئی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔ اللہ اکبر و للہ الحمد لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر. حضرت اسماعیلؑ بھی سمجھ گئے کہ اللہ نے ہماری قربانی قبول فرمائی ہے۔ آپ نے بھی فرمایا۔ اللہ اکبر و للہ الحمد .آج تمام مسلمان عرفہ کے دن سے جو تکبیرات تشریق پڑھتے ہیں تشریق کا مطلب ہے روشن ہونا یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے مکالموں کو قیامت تک کیلئے محفوظ فرمادیا ہے۔ اسلئے ہم تکبیرات پڑھتے ہیں۔ اس تمام باتوں سے ہمیں سبق ملتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی تمام زندگی قربانی ہجرت آزمائش اور تسلیم ورضا سے عبارت ہے۔ انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض کہ مسلمان وہی ہے جو اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ امریکہ اور روس کے ساتھ دوستی نہ کرے۔ آج اٹھاون اسلامی ملکوں کے حکمرانوں نے حضرت ابراہیمؑ کے سبق اور طریقوں کو بھلا دیا ہے۔ آج انہوں نے لات ومنات امریکہ ویورپ بش اور اوبامہ کو اپنا دوست بنایا ہوا ہے۔ آج ہمارے حکمران امریکہ کی جنگ کو اور دشمن کی جنگ کو اپنے گھر لے آئے ہیں۔ اور مسلمانوں کو اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف لڑنے پر مجبور کررہے ہیں۔ آج عالم اسلام کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔ اور ہماری فوج اس قلعہ کی حفاظت کیلئے ہے۔ لیبیا کے صدر کرنل قذافی نے اپنے ملک کے تمام خارجہ امور کے سیکورٹی سربراہ کو پاکستان بھیجا تھا۔ اس نے دو گھنٹے تک مجھ سے ملاقات کی وہ التجا کررہے تھے کہ پاکستان مسلمانوں کا واحد سہارا ہے۔ اور کفار اسکو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ کفار نے یہ آگ اس لیے لگائی ہے کہ وہ اس جنگ کے بہانے سے اس ملک میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ آج اسلام آباد کے تمام بڑے جگھوں پر انہوں نے قبضہ کررکھا ہے۔ یہ مسلمانوں کا واحد ملک ہے جس کے پاس ایٹم بم ہے ہماری ایٹمی قوت اسکی آنکھوں میں کھٹکتی ہے۔ لیکن آج ہمارے حکمران امریکہ کے غلام بن چکے ہیں آج امریکہ ہمارے ایٹمی پروگرام پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ ہمارے حکمرانوں کا اللہ پر ایمان اور یقین نہیں ہے۔ یہی قیصر وکسریٰ تھے اور رومن ایمپائر تھی اور اسکی بادشاہی امریکہ ویورپ سے بڑی تھی۔

لیکن انہی مسلمانوں نے اسکو شکست دے کر تہس نہس کردیا تھا۔ اگر آج یہاں میں جہاد کی بات کرتا ہوں یہ

بھی جرم ہے۔اور اگر مسلمانوں کے حق میں دعا کرتا ہوں یہ بھی جرم ہے۔اور اگر امریکہ کی تباہی و بربادی کیلئے بددعا کرتا ہوں یہ بھی جرم ہے۔آج اگر صوبہ سرحد کے حکمران ہوں یا وفاق کے سب امریکہ کے حکم کے تابع ہیں۔آج صوبہ سرحد کی حکومت مولانا شیر علی شاہ صاحب کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ جاری کرتی ہے۔اس نے کوئی چوری نہیں کی قتل نہیں کیا۔اس کا جرم صرف اتنا ہے کہ وہ جہاد کی باتیں کررہا ہے اور امریکہ کے خلاف باتیں کررہا ہے۔اور وہ دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم مولانا انوارالحق صاحب کے خلاف بھی گرفتاری کے وارنٹ جاری کرتے ہیں۔کیوں اس لیے کہ وہ نماز جمعہ کے دوران جہاد کی فضیلت بیان کرتا ہے۔اور افغانستان کے طالبان کی فتح کیلئے دعائیں کرتا ہے۔تاریخ میں کبھی اسطرح نہیں ہوا انگریز دور میں بھی علماء جہاد کی فضیلت بیان کرتے تھے۔مجاہدین کیلئے دعائیں کیا کرتے تھے اور امریکہ کے خلاف باتیں کیا کرتے تھے۔لیکن آج صوبہ سرحد کے حکمران اکوڑہ خٹک نوشہرہ سمیت کے پیش اماموں کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ جاری کرتے ہیں۔انہوں نے قتل نہیں کیا چوری نہیں کی، ڈاکہ نہیں ڈالا، خودکش حملہ نہیں کیا۔ بس اسکا جرم یہی ہے وہ جہاد کی باتیں کررہے ہیں۔ظالمو! ہمارا تو پورے قرآن پاک الم سے لیکر والناس تک ہر دوسری اور تیسری آیت جہاد کے بارے میں ہے۔کیا کوئی امام نماز میں بھی قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرسکے گا۔ولن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصٰریٰ حتی تتبع ملتھم ۔کیا سورۂ توبہ بھی نہیں پڑھ سکے گا۔فاقتلوھم حیث ثقفتموھم. وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ ۔حکمران مرکز کے ہوں یا صوبہ سرحد سب امریکہ کے غلام ہیں امریکہ کہتا ہے کہ قرآن سے جہاد کی آیتیں اور سورۃ توبہ نکال دو۔ہمارے جاہل حکمران اس حد تک پہنچ چکے ہیں۔ہم حضرت ابراہیمؑ کا نام کس منہ سے لیں گے۔اس نے نمرود کیساتھ مقابلہ کیا تھا۔آج کفار نے مسلمانوں کو نار نمرود میں ڈالا ہوا ہے۔یہ بھی ایک آزمائش ہے اور آج تمام حکمران چھپکلی کی طرح بن کر کفار کی مدد کررہے ہیں اور انشاءاللہ ہم اس چھپکلی کی طرح نہیں بلکہ اس چڑیا کی طرح بنیں گے جو اپنی چونچ میں پانی بھر کر اس آگ پر ڈالا کرتی تھی۔جب ہم قربانی کرتے ہیں تو قربانی کا مطلب ہے اپنی جان کو اللہ کی راہ میں قربان کردینا۔یہ تسلیم و رضا کا سبق ہے۔ہمیں قربانی کے فلسفہ پر سوچنا چاہئے۔اسکا مقصد گوشت نہیں ہے۔لن ینال اللہ لحومھا ولا دمائھا (الایۃ) قربانی کا گوشت نہیں روح مانگ رہا ہے۔میرے بھائیو! یہ بڑا نازک وقت ہے۔سولہ سو سالوں میں پہلی مرتبہ امت مسلمہ اتنی مشکل دور سے گزر رہی ہے۔

آج تمام کفریہ ملتیں چاہے وہ یہودی ہوں نصرٰی ہوں یا بدھ مت یا ہندو سب عالم اسلام کے خلاف متحد اور ملت واحدہ ہوگئی ہیں۔آج وہ اسلام اور مسلمانوں کو دہشت گرد کہتے ہیں۔خود دہشت گردی کروا کر مسلمانوں کو بدنام کرتے ہیں۔اور ہمارے دینی ادارے جو امن کے علمبردار ہیں اسکو دہشت گردی کے اڈے کہتے ہیں۔یہ آپ کے

دلوں میں دینی اداروں کے خلاف نفرتیں پیدا کر رہے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے دارالعلوم حقانیہ میں ہزاروں طلبہ پڑھتے ہیں۔ ان پچاس سالوں میں آپ نے کبھی کسی طالب علم کے ہاتھوں میں چاقو تک دیکھا ہے یا کبھی فائرنگ کی آواز سنی ہے یا طالب علموں کو آپ نے لڑتے جھگڑتے دیکھا ہے۔ آپ نے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں طالب علموں کو پر امن رکھنے کیلئے باقاعدہ پولیس کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔ جتنا امریکہ اور اسکے حواری ان مدرسوں اور طالب علموں کو دہشت گرد اور دہشت گردی کے اڈے کہتے ہیں اتنے ہی لوگ آرہے ہیں کہ ہم انکو سنبھال نہیں سکتے اور مجبوراً انکو واپس بھیج دیتے ہیں اور وفاق المدارس اور تمام مدرسوں میں طلبہ کی تعداد میں چالیس فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اب ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم ان مدارس کے ساتھ مدد کریں۔ ہم اپنے دشمن کو اسطرح شکست دیں گے اور اسکو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ جس طرح امریکہ ہمارے تشخص کو مٹانا چاہتا ہے۔ ہم اتنا ہی اس کی طرف متوجہ ہو جائینگے یہی ایک جواب ہے ہمارے پاس اور ہم اس طرح اپنے دشمن کو شکست دے سکیں گے۔ حج کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ تمام امت مسلمہ آپس میں ایک اور متحد ہو جائے تو آپ آپس میں جھگڑے ختم کریں اس وقت اگر کوئی نیشنل پارٹی والا ہے' مسلم لیگی ہے' جمعیتی ہے' دیو بندی ہے' بریلوی ہے' شیعہ ہے یا سنی ہے' آپ جھگڑے ختم کریں۔ اس ملک کی حفاظت کیلئے آپ متحد ہو جائیں۔ میدانِ عرفات میں خدا ہمیں اتحاد اور اجتماعیت کیلئے جمع کرتا ہے کہ آپ اسود وابیض سفید اور کالے سب ایک ہیں ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے گھر اور محلہ میں ایک ہوکر متحد ہوجائیں اختلافات اور جھگڑے ختم کریں۔

لا تحاسدوا و لا تباغضوا ۔حسد اور بغض ختم کریں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے بعد آپ کفار نہ بنیں۔ (**الا ترجعوا بعدی کفاراً**) **رسول اللہ** ﷺ نے ہر ایک خطبہ میں یہ فرمایا ہے۔ کافر کا مطلب یہ نہیں کہ نماز چھوڑ دیں بلکہ ایک دوسرے کے گردن نہ ماریں **بضرب بعضکم رقاب بعض** ۔ یہ تو کفار کا کام ہے مسلمان کا نہیں کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو قتل کرے۔ لوگوں کو بے گناہ مار دے۔ اللہ ہمیں اس امتحان سے نکالے اور تیسرے بڑی اہم شی یہ ہے کہ ان سخت حالات میں اللہ کو رجوع کرنا چاہیے اللہ کے حضور رونا چاہیے۔ اے اللہ ہماری امت پر رحم فرما۔ ہمارے گناہ معاف فرما۔ اے اللہ عراق افغانستان کشمیر اور فلسطین کو ان عذابوں سے نکال۔ اے خدا ہمارے دشمن کو ذلیل وخوار فرما۔

اللھم شتت شملھم اے اللہ انکو منتشر فرما۔ انکی وحدت کو ختم فرما۔ **وخرب بنیاتھم و دمر دیارھم وخذھم اخذ عزیز مقتدر و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمدو آله و اصحابه اجمعین**۔